بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

روزنامہ

الفضل

قادیان

دوشنبہ یوم

جلد ۳۳ | ۱۲ ماہ نبوت ۱۳۲۴ ہش | ۶ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ | ۱۲ نومبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۶۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی درد نقرس پاؤں سے کم ہو کر گھٹنے میں آگئی ہے۔ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب بہت تکلیف رہی۔ گزشتہ شب بھی درد کی شدت کی وجہ سے قریباً تمام رات نیند نہیں آئی۔ آج دن کو بھی بہت تکلیف رہی۔ اس وقت بھی تکلیف زیادہ ہے۔ ماؤف گھٹنے میں ورم بھی ہے۔ جس کی وجہ سے رات کو پھیلانا یا اکٹھا کرنا نہایت تکلیف دہ ہو گیا ہے۔ بخار کل ۱۰۰.۲ تک ہوا تھا۔ آج ۱۰۰.۲ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

آج دس بجے صبح مسجد اقصےٰ میں جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی صدارت میں سیرۃ النبی کا شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ بہت سے مقررین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر عمدہ تقاریر کیں۔ مردوں کے علاوہ خواتین کا بھی بہت بڑا اجتماع حضرت سیدہ اُم طاہر احمد رضی اللہ عنہا کے مکان میں ہوا جہاں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آواز پہنچتی تھی۔ ۲ بجے بعد دوپہر دعا پر جلسہ ختم ہوا مفصل رپورٹ آئندہ اشاعت میں پیش کی جائے گی جملہ مدارس۔ کالج اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں آج تعطیل تھی۔

دوران جلسہ میں ہی ۱۱ بجے گزشتہ دو بڑی جنگوں کی یادگار کے طور پر دو منٹ تک خاموشی سے دعا کی گئی

روزنامہ الفضل قادیان ۶ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

مسٹر مارسین کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خواب

اور انگلستان میں غیر معمولی جنرل انتخاب

مبلغ اسلام جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لندن کا

ایمان افروز تبصرہ

انگلستان میں انتخابات کا سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ گزشتہ پچاس سال میں بھی کئی دفعہ جنرل الیکشن ہوا۔ لیکن ہم نے ان انتخابات کے متعلق کبھی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ مگر اس سال جو جنرل الیکشن ہوا۔ اس سے ہمیں ایک گہری دلچسپی ہے۔ اس لئے کہ اس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا ایک نشان ظاہر ہوا۔ اتحادیوں نے ابھی جرمنی پر مکمل فتح نہ پائی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو رویا میں دکھلایا گیا کہ ایک انگریز مورسین نامی کہتے ہیں۔ کہ چالیس سال کے عرصہ تک کانگڑہ کے ضلع میں ان جیسا اور کوئی عقلمند آدمی نہیں پایا جائیگا۔ یعنی جنگ کے اختتام پر انگلستان میں جو تغیرات رونما ہونگے اور آپس میں اختلافات ظہور پذیر ہونگے۔ اس وقت انگلستان کی حالت کانگڑہ کی سی ہوگی اس وقت سب سے مدبر اور انگلستان کو فائدہ پہنچانے والا شخص مسٹر مورسین ثابت ہوگا۔ اور جیسا کہ واقعات نے ظاہر کیا ہے۔ یہ رویا اسی وقت پوری ہو سکتی تھی۔ جبکہ لیبر پارٹی اتنی اکثریت کے ساتھ برسراقتدار ہوتی۔ کہ وہ اپوزیشن کی مخالفت کے باوجود بھی اپنی سکیم کو جاری کر سکے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جب یہ رویا دیکھا۔ اور جب ۴ مئی کے خطبہ میں بیان کیا۔ جو ۱۱ مئی کے الفضل میں شائع ہوا اس وقت تک جنرل الیکشن کا کوئی سوال بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۱۸ مئی کو لنڈن پہنچے۔ اور انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تحریری ارشاد معہ پرچہ الفضل مجھے دیا۔ تا میں یہ خواب مع تفصیل مسٹر مورسین کو پہنچا دوں۔ انہی ایام میں بلیک پول میں لیبر پارٹی کی سالانہ کانفرنس تھی۔ میں نے مناسب سمجھا۔ کہ کانفرنس کے ایام میں ہی مسٹر مورسین کو خواب پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ ۲۳ مئی کو یہ خواب بذریعہ رجسٹرڈ ملفوف ہوم منسٹری کے پتہ پر مسٹر مورسین کو بھیجا گیا۔ ابھی کانفرنس شروع ہی ہوئی تھی۔ کہ مسٹر چرچل اور مسٹر ایٹلی کے درمیان جنرل الیکشن کے متعلق خط وکتابت شروع ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں خواب کا منجانب اللہ ہونا قطعی طور پر ثابت ہو گیا۔ اب میں اختصار کے ساتھ ذیل میں اس جنرل الیکشن کے کوائف درج کرتا ہوں۔

جنرل الیکشن کب ہونا چاہیئے

گزشتہ پارلیمنٹ کا جنرل الیکشن ۱۹۳۵ء میں ہوا تھا۔ اور ساڑھے نو سال تک یہ پارلیمنٹ کام کرتی رہی ۱۶۷۹ء سے لے کر اس وقت تک اور کوئی پارلیمنٹ اتنی مدت تک قائم نہیں رہی۔ پہلے پانچ سال تو خالص کنزرویٹو گورنمنٹ رہی۔ لیکن ۱۹۴۰ء میں جب مسٹر چرچل وزیر اعظم مقرر ہوئے تو انہوں نے سب پارٹیوں کی مخلوط گورنمنٹ بنائی۔ اور ہر سال ایک ایک سال کے لئے پارلیمنٹ کے قیام کی مدت میں باجازت ممبران توسیع

مسٹر مارسین

اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن جوں جوں جرمنی کی حالت کمزور ہوتی گئی۔ اور اتحادیوں کی طاقت بڑھتی گئی۔ اور ان کی فتح یقینی خیال کی جانے لگی۔ نئے الیکشن کا سوال مختلف پارٹیوں کیطرف سے اٹھنا شروع ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں مسٹر چرچل نے ہوس آف کامنز میں اسکے متعلق اپنی رائے ان واضح الفاظ میں بیان کی۔

"It would be wrong to continue this parliament beyond the period of the German war"

یعنی جرمنی سے جنگ کے ختم ہونے کے بعد موجودہ پارلیمنٹ کو جاری رکھنا غلطی ہوگی۔ نیز کہا۔ اگر تمام پارٹیاں متفقہ طور پر جاپان کی شکست تک موجودہ پارلیمنٹ کے قائم رکھنے کی تائید میں نہ ہوئیں۔

"We must look to the termination of the war against Nazism as a pointer which will fix the date of the general election"

تو ہمیں نازیوں سے جنگ کے اختتام کو ایسا نشان خیال کرنا چاہیئے۔ جو جنرل الیکشن کی تاریخ کا تعین کریگا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

کنزرویٹو کی شکست کا بنیادی پتھر

مسٹر چرچل کی یہ تقریر کنزرویٹو کی شکست کا بنیادی پتھر ثابت ہوئی۔ ابھی جرمنی نے شکست تسلیم نہ کی تھی۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ اب وقت آرہا ہے۔ کہ مسٹر موریسن کی قابلیت کا اظہار ہو۔ اور انگلستان کی مشکلات کے حل کرنے میں اُسے رہنمائی حاصل کرنے کا فخر حاصل ہو۔ چنانچہ اس خواب کے چند روز بعد ۸ مئی کو مسٹر چرچل نے جرمنی کے ساتھ جنگ کے خاتمہ کا اعلان کیا۔ اس خاتمہ پر مسٹر چرچل کی مذکورہ بالا تقریر کے مطابق جنرل الیکشن کی معین تاریخ کا سوال پیدا ہونا تھا۔ اس لئے مسٹر چرچل نے اپنے شرکاء کار سے اس کے متعلق گفتگوئیں کیں۔

۱۹۴۴ء میں پارلیمنٹ ایکٹ کے ماتحت جو ایک سال کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کی رو سے پارلیمنٹ کی ٹرم نومبر ۱۹۴۵ء میں ختم ہوتی تھی۔ اور تمام پارٹیوں کی یہ متفقہ رائے تھی۔ کہ اگر اس اثناء میں جنگ ختم ہوگئی۔ تو موجودہ پارلیمنٹ کی ٹرم میں اور اضافہ کرنا نامناسب ہوگا۔ اس لئے لیبر منسٹروں نے کہا۔ کہ ہم موسم خزاں تک یعنی موجودہ ٹرم کے اختتام تک موجودہ مشترکہ گورنمنٹ کو قائم رکھنا پسند کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک جنرل الیکشن کو ملتوی رکھنا چاہیئے۔ مگر کنزرویٹو نے کہا کہ جنرل الیکشن فوراً ہوجانا چاہیئے۔ لیبر پارٹی نے اپنی تائید میں ایک بات یہ بیان کی۔ کہ اکتوبر میں ماہ مئی کی نسبت انتخابی رجسٹر زیادہ مکمل ہوگا۔ کیونکہ آئندہ چند مہینوں میں بہت سے ووٹر مرد اور عورتیں اپنی ملازمتوں سے فارغ ہو کر اپنے گھروں میں بھی واپس آجائینگے۔ اور فوجیوں کو بھی اپنی رائے قائم کرنے کے لئے سوچنے کا وقت مل جائیگا۔ لیکن دل میں وہ یہ محسوس کرتے تھے۔ کہ کنزرویٹو کے جلدی انتخاب چاہنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ جرمنی پر جو تازہ فتح ہوئی ہے۔ جس سے مسٹر چرچل کی شہرت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس سے وہ اپنی پارٹی کے لئے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں کنزرویٹو نے کہا۔ کہ گذشتہ ریکارڈ سے لیبر اور لبرل منسٹروں کے اس ارادہ کا کہ یورپین جنگ کے اختتام کے بعد چند ماہ تک انتخاب کو ملتوی کیا جائیگا پتہ نہیں چلتا۔ اور ان کی موجودہ خواہش اصل میں دلائل پر اتنی مبنی نہیں۔ جتنی کہ ان کے اس خوف پر ہے۔

"That a summer election would be much less to their political advantage than an election in the Autumn."

یعنی موسم گرما میں انتخاب پولیٹیکل فائدہ کے لحاظ سے ان کے حق میں اتنا مفید نہ ہوگا جتنا کہ موسم خزاں کا انتخاب ہوگا

گویا نہ صرف لیبر پارٹی ہی بلکہ کنزرویٹو پارٹی بھی فوری انتخاب کو لیبر پارٹی کے لئے نقصان رساں خیال کرتی تھی۔ اور انتخاب کے اکتوبر تک التواء کو اپنے لئے نقصان رساں اور لیبر پارٹی کے لئے مفید سمجھتی تھی۔

آخر مسٹر اٹیلی وغیرہ سے گفتگو کرنے کے بعد مسٹر چرچل نے اپنے ایک خط میں جو اس نے مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کو بھیجا ایک نئی تجویز پیش کی۔ اور کہا کہ یا تو موجودہ مشترکہ گورنمنٹ اس وقت تک کام کرے۔ جبتک کہ جاپان پر پوری فتح نہ حاصل ہوجائے اور اس صورت میں پارلیمنٹ کی مدت کو اور طویل کردیا جائے۔ یا بلا تاخیر جنرل الیکشن ہوجائے۔

۲۰ مئی کو بلیک پول میں لیبر پارٹی کی نیشنل اگزیکٹو کمیٹی میں اس تجویز پر غور کیا گیا۔ اور اس کے بعد مسٹر اٹیلی نے مسٹر چرچل کو خط لکھا۔ جس میں اس کی تجویز کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور لکھا کہ پارلیمنٹ کی ٹرم کو غیر معین وقت کے لئے لمبا کرنا تمام پارٹیوں کے فیصلہ اور خود مسٹر چرچل کے فیصلہ کے خلاف ہے۔ اور یہ کہ لیبر پارٹی کسی صورت میں بھی اس تجویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور پارلیمنٹ کی میعاد میں اور اضافہ کرنا نازی ازم اور فیشزم کی تقلید ہوگی۔ نیز لکھا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ایک نیشنل لیڈر ہونے کی پوزیشن سے دور ہو رہے ہیں۔ اور ٹوری پارٹی کے دباؤ کے آگے سر تسلیم خم کر رہے ہیں جو آپ کی عظیم الشان قومی خدمت کو اپنے ذاتی فوائد کے لئے آلہ کار بنانا چاہتی ہے۔

۲۳ مئی کو مسٹر چرچل نے اپنے خط میں مسٹر اٹیلی کے انکار پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اکتوبر میں الیکشن ہونیکی تجویز سے اختلاف کیا۔ اور اسی روز مسٹر چرچل نے بادشاہ کے پاس اپنا استعفا پیش کیا۔ اور دوبارہ بادشاہ کے حکم پر پرائم منسٹر کے عہدہ کو قبول کرتے ہوئے دوسری نیشنل گورنمنٹ بنائی جس میں لبرل وغیرہ کے منسٹر لئے گئے۔ اور بادشاہ سے اجازت حاصل کر کے ۱۵ جون کو موجودہ پارلیمنٹ کے ختم ہوجانے کا اعلان کیا۔ اور جنرل الیکشن کی تاریخ ۵ جولائی مقرر کی۔

اس میں شک نہیں کہ ٹوری پارٹی مسٹر چرچل کی شخصیت سے فائدہ اٹھانا چاہتی تھی۔ اور اسکے لئے اس سے بہتر اور کوئی موقعہ نہیں ہوسکتا تھا۔ جبکہ جرمنی پر عظیم الشان فتح حاصل ہوچکی تھی۔ اور جاپان سے ابھی جنگ جاری تھی۔ اور ہر کہ ومہ مسٹر چرچل کی تعریف میں رطب اللسان تھا۔ اور انہیں یہ بھی علم تھا۔ کہ جنگ کے کلی اختتام پر بھی مسٹر چرچل کی شخصیت ان کے لئے اتنی مفید نہیں ہوسکتی جتنی کہ اسوقت دوران جنگ میں ہوسکتی تھی۔ اس لئے کہ عام پبلک کی رائے مسٹر چرچل کے متعلق یہ تھی۔ کہ وہ جنگ کے ایام میں تو بہت اچھے لیڈر ہیں۔ لیکن امن کے وقت ان کی لیڈری چنداں مفید نہیں ہوسکتی۔ اس لئے مسٹر چرچل نے اس تجویز کی بجائے کہ آیا جنرل الیکشن فوری ہو یا کہ اکتوبر میں تجویز اس طرح پیش کی۔ کہ آیا جنرل الیکشن جاپان سے جنگ ختم ہونے کے بعد ہو یا کہ اب۔ اس طرح ان کا یہ خیال تھا۔ کہ معاً جنگ کے بعد جو اقتصادی پیچیدگیاں وغیرہ پیدا ہونگی پارلیمنٹ کی ٹرم جو اس وقت ایک سال کے لئے بڑھ چکی ہوگی۔ اس کے اختتام تک ٹوری پارٹی اپنی پالیسی جنگ کے بعد کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے مفید حال بنا چکی ہوگی۔ مسٹر چرچل کی یہ تجویز چونکہ ۱۹۴۴ء کی تجویز کے مخالف تھی اس لئے مسٹر چرچل کی نئی تجویز کا پبلک پر اچھا اثر نہ ہوا۔ اور لیبر پارٹی نے جو اس کا مقصد بتایا وہ لوگوں کو زیادہ صحیح نظر آیا۔

کانگڑہ اور مسٹر موریسن

اس اختلاف سے جو لیبر پارٹی اور ٹوری پارٹی کے درمیان آناً فاناً زلزلہ کی طرح رونما ہوا انگلستان کی حالت کانگڑہ کی سی ہوگئی۔ جس سے گذشتہ پانچ سالہ اتحاد کی عمارت گر کر چکنا چور ہوگئی۔ دوستی دشمنی سے بدل گئی۔ تعریف کی بجائے ایک دوسرے کی مذمت کی گئی۔ دلآزار کلمات استعمال کئے گئے۔ اور ایک دوسرے پر سخت حملے کئے گئے۔ لیبر پارٹی نے اپنی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر ہی کہہ دیا۔ کہ اب پھر کبھی ہمیں ٹوری پارٹی سے مل کر کام نہیں کرنا چاہیئے گویا انگلستان فی الواقعہ کانگڑہ کی طرح آتش فشاں پہاڑ ثابت ہوا۔ اس سے یہ شدید اختلاف، کا مخفی لاوا سیلاب کی طرح ہو نکلا۔ جس سے خود اہل ملک بھی حیران و ششدر رہ گئے۔ ٹائمز لکھتا ہے۔

After five years of national unity this abrupt return to party politics was rather startling to the country and the manner of it was often more than a little distasteful

ایک اور مجاہد اسلام فلسطین میں بخیریت پہنچ گیا

حیفا ۹۔ نومبر۔ مکرم جناب مولوی محمد شریف صاحب مبلغ انچارج فلسطین بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ "مولوی نور احمد صاحب منیر بخیریت پہنچ گئے ہیں۔" الحمدللہ۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ ان دنوں فلسطین میں جو شورش برپا ہے۔ اس کے برے اثرات سے احمدیت کے دونوں مجاہدین اور تمام احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ اور تبلیغ اسلام میں بیش از پیش کامیابی عطا فرمائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یعنی پانچ سالہ نیشنل اتحاد کے بعد پارٹی پالیٹکس کی طرف یہ اچانک رجوع اہل ملک کی حیرانی کا باعث ہوا۔ مزید براں اس کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا۔ وہ کافی مکروہ اور گھناؤنا تھا۔ سوقیانہ لفظ کا استعمال شاید نحست ہوگا۔

انگلستان کے اس اتار چڑھاؤ کی حالت کے وقت جو ایک زلزلہ سے مشابہ تھی۔ مسٹر موریسن کی شخصیت ایک امتیازانہ حیثیت رکھتی تھی۔ مسٹر موریسن نے بلیک پول میں ۲۱ مئی کو کانفرنس کے خفیہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر چرچل کے خط کو Black mailing خط قرار دیا۔ اور اخبارات نے اس کے الفاظ جلی عنوانوں میں شائع کئے۔ مثلاً Daily Mirror نے ۲۲ مئی کے پرچہ میں موٹے حروف میں تقریباً آدھ صفحہ کا عنوان باندھا۔ "Churchil Accused by Morison Election Blackmail"

نیز مسٹر موریسن نے ۲۰ مئی کو بلیک پول میں جنرل الیکشن اور ٹوری پارٹی کا ذکر کرتے ہوئے پُرجوش الفاظ میں کہا۔ اب تم میں سے ہر ایک کا جنرل الیکشن کی جنگ کے لئے نعرہ اور شعار یہ الفاظ ہونے چاہئیں۔ "Go to it and win" یعنی جنرل الیکشن کو چلو اور اس میں کامیابی حاصل کرو۔"

ڈیلی ہیرلڈ کے رپورٹر نے ۲۱ مئی کے پرچے میں ان الفاظ کا ذکر کر کے لکھا۔ کہ ان الفاظ نے حاضرین پر بجلی کا سا اثر کیا۔ جنرل الیکشن کی تنظیم و تربیت اور اسے کامیاب بنانے کے لئے لیبر پارٹی کی جو کمیٹی مقرر ہوئی مسٹر موریسن کو اس کا چیئرمین بنایا گیا

پروفیسر لاسکی اور مسٹر چرچل

اس اثنا میں جبکہ ابھی مستقل گورنمنٹ کے ماتحت پارلیمنٹ کے اجلاس ہو رہے تھے مسٹر چرچل نے اس خیال سے کہ چونکہ الیکشن کا نتیجہ چند ہفتوں کے بعد ظاہر ہوگا۔ مسٹر اٹلی کو دعوت دی۔ کہ پوٹسڈم کی کانفرنس جو ۱۷ جولائی کو شروع ہوگی۔ اور امریکہ۔ روس۔ اور گریٹ برٹن کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی اس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کیطرف سے اعلان

سنٹرل اسمبلی کے لئے مسلم لیگ کیطرف سے کھڑے ہونے والے ممبروں کی

جماعت احمدیہ امداد کرے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل اعلان کرنیکا ارشاد فرمایا ہے۔ سنٹرل اسمبلی میں جو مسلم لیگ کیطرف سے ممبر کھڑے ہوں جماعت ان کی امداد کرے۔ اس میں ہم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ نہ صرف خود ووٹ دے۔ بلکہ پوری کوشش سے دوسروں سے ووٹ دلوائے۔

جو اعلان کیا گیا تھا۔ کہ فرداً فرداً ہم سے مشورہ لیں۔ وہ پنجاب اسمبلی کے لئے تھا۔ سو پنجاب اسمبلی کے ممبروں کے متعلق ہر جماعت ہم سے مشورہ کر کے فیصلہ کرے اس کے بغیر نہیں ؛

میں شامل ہونے کے لئے وہ ان کے ہمراہ ڈیلیگیٹ کے طور پر چلیں۔ مسٹر اٹلی نے اس دعوت کو بلا تامل منظور کر لیا۔ مگر لیبر پارٹی کی نیشنل اگزکٹو کمیٹی کے چیئرمین پروفیسر لاسکی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس کانفرنس کے فیصلوں کی لیبر پارٹی پابند نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ ایسی باتوں کے متعلق ہوں گے۔ جو لیبر پارٹی کی اگزکٹو یا پارلیمنٹری لیبر پارٹی میں زیر بحث نہ آئے ہونگے۔ اس لئے مسٹر اٹلی اس کانفرنس میں محض آبزور کے طور پر شامل ہونگے۔ اس کے بعد مسٹر چرچل نے ۱۵ جون کو باقاعدہ طور پر خط کے ذریعہ مسٹر اٹلی کو دعوت دی۔ اور پروفیسر لاسکی کے بیان کے متعلق لکھا۔ کہ اس کانفرنس میں جو فیصلے ہونگے ان کی ذمہ دار گورنمنٹ ہوگی۔ اور یہ کہ میرا منشاء مسٹر اٹلی کو دعوت دینے سے یہ تھا۔ کہ وہ بطور دوست اور مشیر کے ہمارے ساتھ چلیں۔ ورنہ ان کا محض سامع یا کانفرنس کے حالات ملاحظہ کرنے والے کی حیثیت میں جانا انکی شان کے شایاں نہیں۔ جو انہیں پارٹی کا لیڈر ہونے کی وجہ سے حاصل ہے۔

مسٹر اٹلی نے جواباً دعوت کو منظور کیا۔ اور لکھا۔ کہ انہوں نے پہلے بھی منظوری اپنے پارلیمنٹری پرنسپل ساتھیوں کے مشورہ کرنے کے بعد دی تھی۔ اور ایسی کسی نے تجویز پیش نہ کی تھی۔ کہ میں محض آبزور کے طور پر جاؤں۔ لیکن مسٹر اٹلی نے پروفیسر لاسکی کے

بیان کو نظر انداز کر دیا۔ ٹوری پارٹی اور اس کے پریس نے اس پر خوب شور مچایا۔ ایک اخبار نے ایک خط شائع کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ پروفیسر لاسکی نے اپنی ایک تقریر میں یہ کہا کہ لیبر پارٹی اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کی خاطر بوقت ضرورت سختی بھی استعمال کریگی۔ اس پر لیبر پارٹی کیطرف سے ایک بیان شائع ہوا۔ کہ پروفیسر لاسکی نامہ نگار اور اخبار کے خلاف مقدمہ کرنے کے لئے نوٹس جاری کرنے والے ہیں۔ مسٹر چرچل نے بھی اس معاملہ کو بہت اہمیت دی۔ اور لکھا کہ پروفیسر لاسکی کے بیان کے مطابق تو لیبر پارٹی کی اگزکٹو کمیٹی پارلیمنٹ کے لیبر لیڈروں سے جو چاہے منوا سکتی ہے۔ اور وہ اس کے ماتحت ہونگے۔ اور اسکی خواہش کے مطابق انہیں چلنا ہوگا۔ مسٹر اٹلی نے مسٹر چرچل کی اس حرکت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے جواب دیا۔ کہ میں نے اپنے خط میں وضاحت کر دی تھی۔ کہ پارلیمنٹری لیبر پارٹی اگزکٹو کے ماتحت نہیں بلکہ آزادی کے ساتھ اپنے منشاء کے مطابق کام کرتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے مسٹر چرچل نے لکھا کہ صحیح پوزیشن اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ پروفیسر لاسکی۔ اور مسٹر اٹلی اکٹھا بیان شائع نہ کریں۔ چنانچہ پروفیسر لاسکی نے لکھا۔ کہ میں مسٹر اٹلی سے متفق ہوں۔ اور مسٹر اٹلی نے جو اگزکٹو اور پارلیمنٹری لیبر پارٹی کے متعلق بیان کیا ہے۔ وہ لیبر پارٹی کی کانسٹیٹیوشن

میں درج ہے۔ ۱۴ جولائی تک اس کے متعلق اخبارات میں ذکر ہوتا رہا۔ میں فریقین کے خطوط اور تقریروں کو بغور مطالعہ کرتا رہا۔ میرے نزدیک مسٹر اٹلی نے جو بیان کیا۔ وہ بالکل واضح تھا۔ لیکن ٹوری پارٹی نے محض پروپیگنڈا کے لئے اس امر کو طول دیا۔ مسٹر چرچل نے تو اپنی ایک تقریر میں یہاں تک کہہ دیا۔ کہ لیبر پارٹی تو ایک قسم کی گسٹاپو (خفیہ پولیس) اپنی پالیسی کو جاری کرنے کے لئے رکھے گی۔ کیونکہ کوئی سوشلسٹ سسٹم پولیٹیکل پولیس کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔

مسٹر اٹلی نے اپنی تقریر میں اسکا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیا مسٹر چرچل کو یاد نہیں رہا۔ کہ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں کئی سالوں سے سوشلسٹ گورنمنٹ قائم ہے۔ اور ان خطرات کا جو لیبر پارٹی کے متعلق بیان کئے جاتے ہیں کوئی وجود نہیں۔ اگر خفیہ پولیس کا ہمارے ملک میں تجربہ کیا گیا یا رکھی گئی تو وہ لارڈ لنڈہرسٹ کی ٹوری گورنمنٹ نے ہی رکھی تھی۔

بی بی سی اور انتخاب

جنرل الیکشن کے موقعہ پر بی بی سی نے ایک ماہ کے لئے مختلف پارٹیوں کو انتخابی تقریریں براڈکاسٹ کرنے کا موقعہ دیا۔ جو ہوم سروس اور سپاہیوں کی خاطر سمندر پار سروس پر براڈکاسٹ کی گئیں۔ ایک ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ گورنمنٹ اور لیبر پارٹی کے لیڈروں نے دس دس تقریریں کیں۔ لیبر پارٹی کے نمائندوں نے ایک حد تک ایک معین پروگرام پیش کیا۔ لیکن کنزرویٹو اور ان کے مددگار لبرل نیشنل لیڈروں نے زیادہ تر اس امر پر زور دیا۔ کہ مسٹر چرچل کی گورنمنٹ اور اس کے معاون پارٹیوں کی طرف سے کھڑے ہونے والے امیدوار کے حق میں ووٹ دینا گویا مسٹر چرچل کو ووٹ دینا ہے۔ مسٹر چرچل نے بھی اپنی خدمات کی بناء پر ووٹوں کا مطالبہ کیا۔

علاوہ ازیں مسٹر چرچل نے انتخاب کے سلسلہ میں ایک لمبا سفر کیا۔ لنڈن سے مڈلینڈ وہاں سے لنکاشر۔ یورکشر پھر سکاٹ لینڈ پہونچے۔ چار دن میں ایک ہزار میل کا سفر کیا۔ اور چالیس تقریریں کیں۔ ہر ایک جگہ ان کا نہایت پُرجوش استقبال ہوا۔ تقریروں میں مسٹر چرچل نے اس امر پر زور دیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ وہ ملک کی خدمت اسی وقت جاری رکھ سکتے ہیں جب کہ ہوس آف کامنز میں انکی پارٹی کی اچھی میجارٹی ہو۔ پھر لندن کے بہت سے ڈسٹرکٹ کا جہاں سے امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ مسٹر چرچل نے دورہ کیا اور تقریریں کیں۔ ۴ جولائی کو ونڈزورتھ اور لیوشم میں گئے جہاں سے مسٹر بیون اور مسٹر موریسن کھڑے ہوئے تھے۔

مسٹر موریسن اور مسٹر چرچل

چونکہ مسٹر موریسن لیبر کی الیکشن کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ اس لئے تقریروں کے دوران میں مسٹر چرچل نے ان کی سب سے زیادہ مخالفت کی۔ اور تین جولائی کی تقریریں جو انہوں نے والتھمسٹو سٹیڈیم میں کی جہاں بیس ہزار سے زیادہ حاضری تھی۔ مسٹر موریسن کو طنزیہ رنگ میں لنڈن کا ہیرو کہا مسٹر موریسن بھی کھری کھری سناتے رہے۔ جب مسٹر چرچل ۴ جولائی کو لیوشم میں پہنچے جہاں سے مسٹر موریسن کھڑے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا مسٹر موریسن ایک ایسا شخص ہے جس کے وزارت سے الگ ہونے پر مجھے سب سے کم افسوس ہے۔ اس کے جواب میں اسی روز یعنی ۴ جولائی کی شام کو مسٹر موریسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ الفاظ اس شخص نے کہے ہیں۔ جس نے پبلک میں کئی دفعہ میرے کام کی تعریف کی ہے۔ آخر میں کہا کہ میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ باشندگان لیوشم جو اس کی تقریر سے سخت ناراض ہیں کل انہیں بتائینگے مسٹر چرچل نے ہربرٹ موریسن کے آخر کو ابھی نہیں دیکھا

"I will lookout for him in his seat on in front opposition bench."

یعنی مجھے اُسے فرنٹ اپوزیشن بنچ کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے بھی تلاش کر کے دیکھنا پڑیگا۔

پولنگ اور مختلف پارٹیوں کی قیاس آرائیاں

آخر کار پولنگ ڈے آیا۔ اور گذر گیا۔ کئی ملین مردوں اور عورتوں نے ووٹ دیئے۔ لیبر اور کنزرویٹو پارٹی کے ماہرین انتخاب اپنے اپنے اندازے کرنے میں مصروف رہے۔ مسٹر چرچل پولنگ کے دوسرے دن پوٹسڈم میں کانفرنس کی شمولیت کے لئے چلے گئے۔ بعد میں مسٹر اٹیلی بھی پہنچ گئے۔ ووٹ شماری بیس دن کے بعد ہونی تھی۔ ووٹ شماری کے نتیجہ سے پہلے ماہرین انتخاب نے جو آراء قائم کی تھیں وہ خلاصۃً درج ذیل ہیں۔

۱۔ ڈیلی میل (۶ جولائی) سب سے پہلے مسٹر چرچل نے اپنے ڈیوٹین ووڈفورڈ کا ٹور کرنے کے بعد جنرل الیکشن کے نتیجہ کے متعلق ۵ جولائی کو مندرجہ ذیل اعلان کیا۔

"We are satisfied, we are going to get a good majority."

یعنی ہمیں اطمینان ہے۔ کہ ہم ضرور اچھی میجارٹی حاصل کر لینگے۔ اور اسی پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ مسٹر چرچل کو ایک کھلی میجارٹی حاصل کرنے کا یقین ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کے ہیڈکوارٹرز نے یہ اندازہ لگایا we are in یعنی ہم منتخب ہونگے اور گورنمنٹ ہماری ہوگی۔ نیز لکھا کہ گذشتہ الیکشن کے ماہرین کو یہ پختہ یقین ہے۔

That Mr. Churchil will be returned by a comfortable majority.

کہ مسٹر چرچل ایک کافی میجارٹی کے ساتھ اپنے عہدے پر واپس آ جائینگے۔

ڈیلی میل (۲ جولائی) نے لکھا۔ کنزرویٹو کے ماہرین انتخاب نے جنہیں ان کی قابلیت اور لمبے تجربے کی وجہ سے خاص طور پر رائے عامہ کے معلوم کرنے کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ یہ رپورٹ کی۔ کہ پرائم منسٹر جمعرات کے انتخابات میں can be certain of victory اپنی فتح کا یقین کر سکتے ہیں۔ ان ماہرین کو خاص طور پر ہدایات دی گئی تھیں کہ وہ اپنے ملاحظات کو دوبارہ چیک کر کے وہی رپورٹ کریں جو یقینی طور پر صحیح ہو۔

ٹائمز (۴ جولائی) کے پارلیمنٹری نامہ نگار نے لکھا۔ کہ مسٹر چرچل نے ووٹ دینے والوں سے یہ خواہش کی تھی۔ کہ وہ اپنے ووٹوں کے ذریعہ انہیں ہوس آف کامنز میں اچھی میجارٹی دیں۔ اور اس کی پارٹی کے مشیر firmly believe that of this he is now assured.

پختہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ میجارٹی اب اُسے یقینی طور پر مل جائیگی۔ جو پارلیمنٹ ۱۵ جون کو ختم ہوئی اس میں کنزرویٹو مع مویدین کے ۶۱۵ ممبروں میں سے ۳۹۰ تھے۔

لیبر پارٹی کے ماہرین اندازہ لگانے میں بہت محتاط ہیں ان کا غالب خیال یہ ہے کہ ان کی اصل تعداد جو اس وقت ۱۶۵ ہے۔ اس پر سو کی زیادتی ہو جائے گی

لبرل کے لیڈر سر آرچی بالڈ سنکلیئر اور سر ولیم بیورج اگرچہ توقع سے زیادہ لبرل پارٹی کی بہبودی کے امیدوار نظر آتے ہیں۔ لیکن نامہ نگار کہتا ہے۔ کہ یہ تینوں پارٹیاں اندھیرے میں شوٹ کر رہی ہیں۔ اور ہر ایک کو انتخاب کے نتیجہ کے اعلان کا انتظار کرنا ہوگا۔ یہ اندازے ۴۔ جولائی کے تھے یعنی پولنگ سے ایک دن پہلے کے۔ کیونکہ ۵ جولائی کو ووٹ دیئے گئے۔

انتخابات کے نتیجہ کے ظاہر ہونے کے وقت تک بھی تقریباً یہی اندازے صحیح سمجھے جاتے تھے۔

ڈیلی ٹیلیگراف (۲۶ جولائی) میں مسٹر گاروِن نے لکھا۔ کہ اندازے نیشنل کنزرویٹو کے ایجنٹوں کی رپورٹوں کو چیک کرنے کے بعد ہی بتاتے ہیں۔ کہ پرائم منسٹر اور اس کی حکومت اپنے عہدوں پر رہینگے گو نسبتاً کم لیکن اچھی میجارٹی کے ساتھ۔

ڈیلی ہیرلڈ (۲۵ جولائی) نے ایڈیٹوریل میں لکھا۔ کہ اس تاریخی رات کو ہم کوئی پیشگوئی نہیں کریںگے کہ ووٹوں کا کیا نتیجہ ہوگا۔ لیکن قارئین کو کچھ امور کی یاد دہانی کراتے ہیں۔ پھر ایڈیٹر نے ان باتوں کا اعادہ کیا ہے۔ جو الیکشن کی تاخیر کے لئے لیبر پارٹی نے پیش کیں۔ لکھا کہ لیبر پارٹی نے شروع میں ہی کہدیا تھا۔ کہ یہ الیکشن بہت جلدی میں کیا جا رہا ہے۔ لیکن کنزرویٹو نے مسٹر چرچل کی شہرت سے جو انہیں سب پارٹیوں کی گورنمنٹ کے لیڈر ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔

ڈیلی میل (۲۶ جولائی) نے لکھا۔ ان لوگوں کے علاوہ جو اپنے یقین پر مقر ہیں۔ کہ مسٹر چرچل کو تعجب انگیز بڑی اکثریت حاصل ہوگی۔ کنزرویٹو اور لیبر پارٹی کے ہیڈکوارٹرز میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اس امر سے پریشانی ہے۔ کہ کسی ایک کو بھی کھلی میجارٹی نہیں ملیگی۔ ہوس آف کامنز کو کنٹرول کرنے کے لئے کم از کم پچاس ممبروں کی اکثریت کا ہونا ضروری ہے۔ موجودہ حالات میں اگر کوئی ان دو پارٹیوں میں سے پچاس کی اکثریت حاصل کر بھی لے تو دارالعوام میں انہیں اقتدار قائم رکھنے کے لئے لبرل کی مدد پر اعتماد کرنا ہوگا۔ لبرل کے بعض ماہرین یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ انہیں ہوس آف کامنز میں پہلے سے زیادہ نشستیں مل جائینگی۔ عام طور پر وہ یقین رکھتے ہیں کہ نیشنل پارلیمنٹ کا وہی توازن قائم رکھنے والے ہونگے۔

ڈیلی ٹیلیگراف (۲۶ جولائی) میں مسٹر گاروِن نے لکھا۔ کہ نیشنل کنزرویٹو کے اندازے جو ہر پلاک کے ایجنٹوں کے رپورٹروں کے چیک شدہ خاص طور پر درست اندازے ہیں۔ امید دلاتے ہیں کہ پرائم منسٹر اور اس کی گورنمنٹ قائم رہیگی گو چھوٹی لیکن مؤثر میجارٹی ہوگی۔ یہ امید ہو سکتی ہے کہ ۴۰ [illegible] نشستوں یعنی بیس نشستوں کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے مقررہ اندازہ کے مطابق پورا ہو۔

جنرل الیکشن کا حیرت انگیز نتیجہ

۲۶ جولائی کا دن جس کی تمام پارٹیاں نہایت شوق اور بیتابی سے منتظر تھیں۔ آخر کار آ پہنچا۔ مسٹر چرچل مسٹر ایڈن مسٹر اٹیلی انتخابات کا نتیجہ سننے کے لئے پوٹسڈم کانفرنس سے ۲۵ جولائی کی شام کو لنڈن پہنچ گئے۔ مسٹر چرچل صبح ناشتہ کے وقت تک بھی ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ اور اس یقین سے پُر تھے۔ کہ ان کی پارٹی کی ہوس آف کامنز میں میجارٹی ہوگی۔ لیکن چند گھنٹوں کے بعد انکی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور انہیں اپنی شکست کا علم ہو گیا۔ پھر وہ بلا تاخیر شاہی محل میں گئے۔ اور اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ بادشاہ نے مسٹر اٹیلی کو وزارت کی تشکیل کے لئے حکم دیا۔ مسٹر چرچل جو صرف ایک روز پہلے یعنی ۲۵ جولائی کو اپنی بلندیٔ شہرت اور شوکت و طاقت کے ساتھ پوٹسڈم سے لنڈن پہنچے تھے۔ جن کے متعلق پریذیڈنٹ ٹرومین اور مارشل سٹالن بھی بلاشبہ یہ امید رکھتے تھے۔ کہ ایک دو دن میں وہ پھر ان کے پاس پہنچ جائینگے۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد وہ اب پرائم

منسٹر بھی نہ تھے۔ اور ان کی بجائے مسٹر اٹیلی تھے۔ جو ۲۸ جولائی کو پوٹسڈم کی کانفرنس میں پرائم منسٹر کی حیثیت میں شامل ہوئے۔

مختلف پارٹیوں کے جو امیدوار کامیاب ہوئے ان کا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

لیبر گورنمنٹ اور ان کے مؤیدین		کنزرویٹو اپوزیشن اور ان کے مؤیدین	
لیبر	۳۹۳	کنزرویٹو	۱۸۹
لبرل	۱۲	السٹر یونینسٹ	۹
انڈیپنڈنٹ لبرل	۳	نیشنل	۲
کمیونسٹ	۲	لبرل نیشنل	۱۳
کامن ویلتھ	۱		۲۱۳
آئرش نیشنلسٹ	۲	انڈیپنڈنٹ	۱۴
	۴۱۳		

نئے ہوس آف کامنز کے کل ممبر ۶۴۰ ہوئے۔ جن میں سے ۴۱۳ لیبر اور ان کے مؤیدین اور صرف ۲۱۳ کنزرویٹو اور ان کے مؤیدین ہیں۔

مختلف پارٹیوں کے ماہرین انتخاب نے جو تخمینے اور اندازے لگائے تھے۔ وہ سب غلط ثابت ہوئے۔ کنزرویٹو اپنی فتح کو یقینی خیال کرتے تھے۔ لیکن انہیں سخت شکست ہوئی پہلی پارلیمنٹ میں ان کی نیابت ۳۶۱ کی تھی۔ اور اس انتخاب میں صرف ۱۸۹ رہ گئی۔ اور لیبر کی نیابت گذشتہ پارلیمنٹ میں ۱۶۶ تھی۔ اور اس نئی پارلیمنٹ میں ۳۹۳ ہو گئی۔ پارلیمنٹ کی ٹوٹل طاقت یعنی حکومت کے مؤیدین کی نیابت کو ملا کر ۳۹۷ کے برابر تھی۔ اور اس نئی پارلیمنٹ میں کنزرویٹو کی کل نیابت ان کے مؤیدین کو ملا کر ۲۱۳ رہ گئی۔ اور لیبر کی ۴۱۳ یعنی پورے دو سو کی میجارٹی لیبر پارٹی کو ہوس آف کامنز میں حاصل ہوئی۔ جو لیبر کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔

کیا اس عظیم الشان انقلاب اور تغیر کو دیکھ کر اس میں کوئی شبہ باقی رہتا ہے۔ کہ واقعی یہ انتخاب ایک زلزلہ کی مانند تھا۔ جس نے ملک کی نہایت زبردست اور حاکم پارٹی کو نیچے گرا دیا۔ اور ایک کمزور اور نیچے گری ہوئی پارٹی کو نہایت بلند اور بالا کر دیا؟

ایک بے نظیر تغیر اور حیران کن نتیجہ

انتخاب کا یہ نتیجہ ایسا نہ تھا جس کی غیر معمولیت مخفی رہتی۔ اخبارات نے لیبر کی اس فتح کو بے نظیر قرار دیا۔ ڈیلی ٹیلیگراف (۲۷ جولائی) نے ایڈیٹوریل میں لکھا۔ کہ اس نتیجہ سے ملک نے کنزرویٹو کے مخالف ہونے کا اظہار کر دیا ہے۔ اور سوشلسٹ کو تقریباً ایک بے مثال شان کی فتح دلائی ہے۔

ڈیلی میل (۲۷ جولائی) نے ایڈیٹوریل میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ برطانیہ کی پولیٹیکل زندگی میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ اس ملک میں پہلی دفعہ ایسی سوشل گورنمنٹ قائم ہوئی ہے۔ جو نہ محض اس منصب پر فائز ہوئی ہے۔ بلکہ ایک غالب اکثریت اور پورا اقتدار اور اختیار رکھتی ہے۔ یہ جنرل الیکشن کا نتیجہ ہے۔ اسے Remarkable یعنی شاندار یا عجیب و غریب کہنا اسکی اہمیت کو پوری طرح ظاہر نہیں کرسکتا۔ It is staggering یہ تو حیران کن اور لرزا دینے والا نتیجہ ہے۔ اس نے نہ صرف اس ملک کو ہی بلکہ ان لوگوں کو بھی جو لیبر پارٹی کی کامیابی کے امیدوار تھے۔ حیران کر دیا ہے۔ اسی پرچہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مسٹر چرچل کا آخری اور سب سے غمناک دن ۲۶ جولائی تھا۔ ابھی چند روز ہوئے مسٹر چرچل نے جبکہ اسکی گورنمنٹ زیر بحث تھی۔ فوجیوں سے ان الفاظ میں اپیل کی تھی۔ "اگر سپاہی میری ضرورت نہیں خیال کرتے۔ تو میں جانے کے لئے تیار ہوں"۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مسٹر چرچل کو فوج پر بہت اعتماد تھا۔ کہ وہ اس کے حق میں ووٹ دینگے۔ اور مسٹر چرچل نے اسی خیال سے ان رپورٹوں کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کیا۔ کہ آرمی۔ نیوی اور ایر فورس نے لیبر کے حق میں ووٹ دئے ہیں۔

غیر ممالک میں الیکشن کے نتیجہ پر اظہار تعجب

امریکہ۔ ڈیلی ٹیلیگراف (۲۸ جولائی) کے مراسل مقیم امریکہ نے لکھا۔ اہل امریکہ کو سوشلسٹ پارٹی کی فتح سنکر نہایت حیرانگی ہوئی۔

"The sarprise amounted almost to unbelief for mr Churchill was looked on as unbeatable as long as the war continued."

ان کی یہ حیرانگی اور تعجب ناقابل یقین درجہ تک پہنچا ہوا تھا۔ کیونکہ مسٹر چرچل کے متعلق یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ جب تک جنگ جاری ہے۔ اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

روس۔ ڈیلی ٹیلیگراف (۲۷ جولائی) کے خصوصی نامہ نگار نے اپنی مراسلت میں لکھا۔ کہ ایک اعلیٰ پولیٹیکل روسی افسر نے کہا۔ الیکشن کے نتیجہ کی خبر اکثر روسیوں کے لئے باعث تعجب و حیرانی ہوئی۔

" had come as a surprise."

آسٹریلیا۔ ڈیلی ٹیلیگراف (۲۸ جولائی) آسٹریلیا میں گو بہت سے لوگوں کو امید تھی۔ کہ سوشلسٹ کچھ زائد نشستیں ضرور حاصل کرلیں گے۔ لیکن اس قسم کی نمایاں اور اپوزیشن کا قلع قمع کر دینے والی فتح کی اچانک خبر بڑی حیرانی کا باعث ہوئی۔

"But the news of the sweeping win came as a great surprise."

نیوزی لینڈ ڈیلی ٹیلیگراف (۲۸ جولائی)

Newzealand is amazed.

یعنی نیوزی لینڈ کو سخت حیرانی ہوئی۔ کیونکہ بہت سے لوگوں کا اولین خیال مسٹر چرچل کی فتح کے لئے تھا۔

کینیڈا۔ ڈیلی ٹیلیگراف (۲۷ جولائی) کینیڈین ریڈیو کے اعلان کے مطابق سوشلسٹ کی فتح کی خبر سے جو عام اثر کینیڈین پر ہوا۔ وہ تعجب اور حیرانی کا تھا۔

Was one of surprise

سپین ٹائمز (۳۰ جولائی) برٹش الیکشن کا نتیجہ Came as a great surprise to Spaniard. سپین والوں کے لئے بڑے تعجب اور حیرانی کا باعث ہوا۔ انہیں پختہ یقین تھا۔ کہ کنزرویٹو بڑی نہیں تو چھوٹی میجارٹی ضرور حاصل کرلینگے۔

ہندوستان ٹائمز (۲۹ جولائی) مراسل مقیم دہلی نے تار دیا۔ کہ الیکشن کا نتیجہ Caused great surprise in India ہندوستان میں سخت حیرانی اور تعجب کا باعث ہوا ہے۔ ہندوستان کے اکثر لوگوں کا خیال تھا۔ کہ کنزرویٹو چند نشستیں کھو دیں گے۔ لیکن چرچل کی شہرت اور لیڈرشپ انہیں بچالے گی۔ اور وہ اپنے مقصد کو حاصل کرلینگے۔

ہندوستانی پریس۔ روزنامہ پرتاب ۱۶ ستمبر نے لکھا "جولائی کے مہینہ میں برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات کے نتیجہ کا جب اعلان ہوا۔ تو ساری دنیا حیران رہ گئی۔ اور تو اور خود لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ایٹلی نے اعلان کیا۔ کہ ان کی پارٹی کی فتح سراسر غیر متوقع ہے۔ کوئی سمجھتا تھا۔ کہ کنزرویٹو پارٹی اپنے جنگی ریکارڈ کی بدولت برسر اقتدار آجائیگی۔ اور کوئی یہ کہ شاید لیبر پارٹی ایک مؤثر اپوزیشن بن جائے۔ لیکن کسی کو یہ امید نہ تھی۔ کہ کنزرویٹو پارٹی کا قلع قمع ہو جائیگا۔ .... زیادہ سے زیادہ پر امید لوگ دنگ رہ گئے۔ دنیا بھر میں ہلچل مچ گئی"۔

غرضیکہ انتخابات کا نتیجہ نہ صرف انگلستان کی مختلف پارٹیوں اور باشندگان برطانیہ کے اندازوں اور امیدوں کے خلاف نکلا۔ بلکہ تمام دنیا کی توقع کے خلاف تھا۔ جو سب کے لئے یکساں طور پر باعث تعجب و حیرانی ہوا۔

مسٹر موریسن کی فتح

جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں جنرل الیکشن کی مہم کے مرتب و منظم کمیٹی کے چیئرمین مسٹر موریسن تھے اور وہی تھے جنہوں نے اس کے لئے پروگرام مرتب کرنے میں سب سے زیادہ حصہ لیا۔ اور لندن سے کھڑے ہونیوالے امیدواروں کی کامیابی خاص طور پر ان کی مساعی کا نتیجہ تھی۔ اس لئے ضروری تھا کہ لیبر پارٹی کا سہرا بھی انہی کے سر پر باندھا جاتا۔

ڈیلی ہیرلڈ ۲۷ جولائی لکھتا ہے۔ مسٹر ہربرٹ موریسن لندن کی عظیم الشان فتح کا بانی مبانی ہے جس کی کوشش سے ۶۲ نشستوں میں سے ۴۸ نشستوں کے حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی۔

ٹائمز (۲۷ جولائی) نے "مسٹر ہربرٹ موریسن کی فتح" کا عنوان دیکر لکھا۔ مسٹر موریسن کو جو ایسٹ لیوشہم کے امیدوار ہونیکی حیثیت سے فتح ہوئی وہ ایک عجیب الشان فتح ہے۔ انہوں نے عمداً اس کانسٹی ٹیونسی کو انتخاب کیا تھا۔ کیونکہ اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس نشست کا کنزرویٹو سے لینا سخت مشکل ہے۔ مگر کل انہوں نے یہ نشست پندرہ ہزار ووٹوں کی میجارٹی کے ساتھ کنزرویٹو سے لے لی۔

ڈیلی میل (۲۸ جولائی) نے ایڈیٹوریل میں لکھا۔ مسٹر ہربرٹ موریسن کو لیبر پارٹی [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آف دی کونسل کا عہدہ دنیا ذرا تعجب خیز ہوگی نیز یہ کہ وہی اندرون اور بیرون ہاؤس آف کامنز میں لیبر پارٹی کے کاموں اور مساعی کے انچارج ہونگے۔ وہی الیکشن کی فتح کے سب سے بڑے آرگنائزر تھے۔ اور اس وقت وہ پارٹی کے پولیس مین کی طرح ہیں۔

ٹائمز (۲۸ جولائی) مسٹر ہربرٹ موریسن کے متعلق لکھتا ہے کہ انہیں لیڈر آف دی ہاؤس آف کامنز بنایا گیا ہے۔ لیبر پارٹی کے سب سے زیادہ قابل اور تجربہ کار پارلیمنٹرین اغلباً وہی ہیں۔ وہ لیبر پارٹی کی الیکشن کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ اور اس پروگرام کے تیار کرنے میں جس کے مطابق ملک کو اپیل کی گئی مسٹر موریسن نے غالب حصہ لیا۔

مسٹر موریسن کی یہ کامیابی ایک غیر معمولی بات ہے۔ جبکہ ان کے مقابلہ میں مسٹر چرچل جیسا تجربہ کار لیڈر اور دنیا بھر میں شہرت رکھنے والا شخص تھا۔

ٹائمز (۲۷ جولائی) ایڈیٹوریل میں لیبر پارٹی کی عظیم الشان فتح کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے "قسمت کا انقلاب بہ نسبت پارٹی کے انفرادی لحاظ سے زیادہ تعجب انگیز ہے۔ کیونکہ برطانوی تاریخ میں ایسے انقلاب کی کوئی مثال نہیں پائی جاتی کہ ایک قومی لیڈر جس نے آج عظیم الشان فتح پائی ہو۔ تو دوسرے روز اس کی حالت اس سے بالکل برعکس نظر آئے۔ غیر ممالک کی آراء ہی اس شخص کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں۔ جو اب اچانک اپنے ملک کی نیابت اور دنیا کی کونسلوں سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ ہماری تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ ہماری قوم کے عزائم اور امیدیں اور غیر ممالک میں اعتماد اس طرح ایک کمانڈنگ شخصیت میں جمع ہوئی ہوں۔ اس لحاظ سے کہ وہ جنگ کے سالوں میں ہمیشہ آزاد انگلستان کا اپنے زمانہ کا مادی تشخص تھا۔ ونسٹن چرچل کا کوئی قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ وہ حالت جس نے اس بلند عظمت کے لئے اسے بلایا۔ پھر پیدا نہیں ہو سکتی۔

ایسے عظیم الشان شخص کے مقابلہ میں مسٹر موریسن اور اس کی پارٹی کو بے مثال فتح حاصل ہونا واقعی قابل تعجب ہے۔ اور سوچنے والوں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی رویا کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے۔

تیس سال کا عرصہ

[illegible] مسٹر موریسن جیسا [illegible]
[illegible] برطانیہ میں نہ پایا جائیگا۔

گو اس میں آئندہ کے متعلق غیبی خبر دی گئی ہے۔ لیکن اہل ایمان کے لئے اس کی تصدیق کافی ثبوت موجود ہے اس وقت جو اہل انگلستان کی آراء میں تبدیلی ہوئی اور ان کی طبائع میں یک دفعہ انقلاب آیا۔ اور ایسا پلٹا کھایا کہ کنزرویٹو جیسی عظیم الشان مقتدر اور بارسوخ پارٹی اور اس کے دنیا بھر میں مشہور اور کامیاب لیڈر کی مخالف پارٹی کو ووٹ دیدیئے اس کی مثال صرف آج سے چالیس برس پہلے کی پائی جاتی ہے۔

مسٹر کولن آر کوٹ Colin R. Coote ڈیلی ٹیلیگراف (۲۷ جولائی) میں پبلک کی تبدیلی رائے پر جو انہوں نے موجودہ الیکشن کے ذریعہ ظاہر کی بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ برٹش پارلیمنٹری ہسٹری میں ایسا عام طور پر نہیں ہوتا۔ پبلک رائے میں جس قسم کی تبدیلی موجودہ پارلیمنٹ کو معرض وجود میں لائی ہے ۱۹۰۶ء سے لیکر اس وقت تک کوئی ایسی مثال نہیں پائی جاتی۔ اس وقت کنزرویٹو کی ۱۳۴ اکثریت لبرل کی ۳۵۶ کی میجارٹی میں تبدیل ہو گئی تھی۔ گویا ویسی تبدیلی اب پورے چالیس سال کے بعد ہوئی ہے

اس مثال کی موجودگی میں مسٹر موریسن کا رویا میں یہ کہنا کہ تیس سال کے عرصہ تک میرے جیسا کوئی اور عظمند آدمی پیدا نہیں ہوگا بالکل قابل یقین ہے۔ جس سے ایک مراد یہ ہے۔ کہ ملک انگلستان کی پارلیمنٹری نیابت کے سلسلہ میں جیسا کہ بے نظیر تغیر اور تنزل مسٹر موریسن کی قابلیت سے ہوا ہے۔ انگلستان کی پبلک رائے میں ویسا انقلاب کسی شخص کے ذریعہ آئندہ چالیس سال تک نہ ہوگا واللہ اعلم بالصواب

اہل پیغام پر افسوس

ایسی عظیم الشان غیبی خبر پر مشتمل خوابوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی کے نتیجے میں ہونا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک بین دلیل ہے۔ اور یہ خواب ایسا تھا۔ جسے یہاں کے لامذہب بھی خیالات کا نتیجہ نہیں کہتے بلکہ بعض اسے اتفاقی قرار دیتے ہیں۔ اور بعض نے اسے عجیب و غریب خواب قرار دیا ہے چنانچہ [illegible] کے ایڈیٹر نے اسے شاندار خواب لکھا ہے۔ اور خاص طور پر یہ ذکر کیا ہے کہ یہ خواب الیکشن سے پہلے دیکھی گئی تھی جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسٹر موریسن گریٹ برٹن کی بہتری کے لئے [illegible] دور اندیش اور دوربیں ثابت ہونگے خود مسٹر موریسن کا ریمارک بھی "الفضل" میں میرے تار کی بنا پر شائع ہو چکا ہے۔ گو تار سے یہ غلط سمجھا گیا کہ سر ظفر اللہ خان اور خاکسار مسٹر موریسن سے ملے تھے۔ وہ الفاظ مسٹر موریسن نے چوہدری صاحب کے جواب میں لکھے تھے۔ لیکن منکرین خلافت بہت غور و خوض کے بعد جس نتیجہ پر پہنچے وہ یہ تھا کہ اس خواب کا مصالحہ سر ظفر اللہ خان نے بہم پہنچایا ہے لہذا یہ خواب منجانب اللہ نہیں ہے کاش وہ جانتے کہ سر ظفر اللہ خان صاحب اس خواب کے منجانب اللہ ہونے پر دل سے ایمان رکھتے ہیں بلکہ اول المومنین میں سے ہیں۔ منکرین خلافت کا اس رنگ میں خدائی نشانوں کو رد کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ان جیسے منکرین اور ملحدین نے غور و خوض کے بعد نہایت متکبرانہ لہجہ میں الہٰی کلام قرآن مجید کے متعلق کہا تھا ان ھذا الا سحر یوثر ان ھذا الا قول البشر یہ تو ایک سراسر فریب اور دھوکہ ہے۔ اور وہ بھی دوسروں کی نقل ہے۔ یعنی دوسروں سے سیکھا گیا ہے۔ کچھ بھی ہو۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ یہ محض انسانی کلام ہے اور فلاں فلاں ادیب اور عالم جوان کی نظر میں مقتدر مدبر تھے ان کا بنایا ہوا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے جو اس رویاء کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے یہ فرمایا۔ کہ ایسی خوابیں کہ ...... مارلیسن کوئی بڑا کام کرے گا۔ یہ پیشگوئیاں بڑی سہل ہیں۔ آخر جو لوگ سیاسی میدان میں اس بلند مقام پر ہیں۔ وہ ایسے وقت میں جب ساری دنیا ایک انقلاب کے اندر سے گذر رہی ہے۔ اور عجیب و غریب واقعات نمودار ہو رہے ہیں۔ کوئی نہ کوئی کام تو کرینگے ہی۔ کوئی ہشیار آدمی یہ باتیں ویسے بھی کر سکتا ہے۔ (پیغام صلح ۵ ستمبر) اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کا یہ لکھنا کہ موجودہ حالت کا تقاضا ہی یہی تھا۔ کہ لیبر پارٹی کو اقتدار حاصل ہوتا۔ اور اس اقتدار میں مسٹر مارلیسن کے اثر و نفوذ کا بروئے کار آنا بھی یقینی امر تھا۔" (پیغام صلح ۸ اگست) بالکل ایسا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی غلبۂ روم کی پیشگوئی کے متعلق پادری اور دوسرے مخالفین اسلام لکھ چکے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے خود غلبہ روم کی پیشگوئی کے منجانب اللہ ہونے پر مضامین لکھے ہیں۔ کبھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرینگے۔ کہ ان کا اپنا قول ان معترضین اسلام کے قول کے مشابہ نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو میں انشاء اللہ تعالیٰ مخالفین اسلام کا یہی اعتراض غلبہ روم کی پیشگوئی کے متعلق ثابت کر دونگا۔ اللھم اھدھم و نجھم من مرض الحسد والکبریاء والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

روپ سنوار

چہرے کی چھائیاں۔ کیل۔ بدنما داغ روپ سنوار کے استعمال سے چند دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ سیاہ رنگ گورا ہو جاتا ہے۔ جلد ملائم اور خوبصورتی قائم رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲/-/-

میڈیکل فارمیسی قادیان

ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر قادیان میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لفٹیننٹ اے لطیف صاحب ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر (رائل انڈین نیوی) ۱۶ لغایت ۱۸ نومبر ۱۹۴۵ء قادیان میں تشریف فرما ہوں گے۔ جن لڑکوں کی تعلیم آٹھویں جماعت تک ہے اور عمر ۱۵ سے ۱۶½ سال تک ہو۔ ان کے لئے مستقل ملازمت حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔ بشرطیکہ وہ والدین یا گارڈین کی تحریری اجازت پیش کر سکیں۔

امیدوار ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر صاحب کو ان ایام میں صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر مل سکتے ہیں۔

255

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجیے۔ (مینجر)

حیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی اور بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ اپھارہ۔ گڑ گڑاہٹ۔ گرانی۔ متلی اور پیٹ درد کی تکلیف کو دور کرتی ہیں۔ دودھ گھی اور مقوی اغذیہ کو ہضم کرنے کی طاقت پیدا کرتی ہیں۔ اسہال۔ قے۔ ہیضہ اور بچوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ۔ زکام اور دمہ کی نافع ہیں۔ نقرس اور گٹھیا میں بھی مفید ہیں۔ لیکن اگر مشک۔ زعفران۔ کشتہ سلیمانی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو سونے پہ سہاگہ ہے۔ تازہ سٹاک تیار ہے۔ ایک روپیہ کی بیس گولیاں۔

حکیم عبدالعزیز خان مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کو شروع سے یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔

قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکسیر ذیابیطس

اکسیر ذیابیطس:۔ اگر آپکو بکثرت پیشاب آتا ہے اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں اور تمام دنیا کے حکیم ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں۔ اسکو استعمال کیجیے۔ قطعی طور سے ذیابیطس کو دفع کر دیگی ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ تجربہ خود شاہد ہو جائے گا۔ قیمت چار روپے للعہ۔ (نوٹ) میں خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا نہایت مجرب ہے۔ میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا ہے۔ عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں ہے۔ پتہ۔ مولوی حکیم ثابت علی (دیغ زبان) محمود نگر نمبر ۵۔ لکھنؤ۔

رائل انڈین نیوی میں

لڑکوں کی بھرتی

لڑکے جو کہ ملاح بننے کے خواہش مند ہوں اور رائل انڈین نیوی میں مستقل مستقبل بنانا چاہیں۔ ذیل کے فوجی بھرتی کے دفتروں پر نومبر ۱۹۴۵ء کے دوران میں کسی کاروباری دن پر حاضر ہوں۔

ریکروٹنگ دفتر	—	دہلی
" "	—	جالندھر
" "	—	لاہور
" "	—	راولپنڈی
" "	—	پشاور

تعلیم:۔ آٹھویں جماعت تک عمر ۱۵ سے ۱۶½ سال تک

اس شاخ میں بھرتی ہونے کے لئے والدین کی اجازت از حد ضروری ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے کسی نزدیکی ریکروٹنگ افسر کو لکھیں۔

باجازت امور عامہ

قادیان میں باموقع جائیداد

(۱) اسوقت میرے پاس مختلف محلہ جات میں نہایت باموقع سکنی قطعات ہیں۔ جو احباب خریدنا چاہیں۔ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(۲) نیز قطعات برائے دوکانات بھی قابل فروخت ہیں۔

(۳) چند باموقع مکانات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں

(۴) جائیداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار

قریشی محمد مطیع اللہ۔ قریشی منزل دار العلوم قادیان

سردیوں کے تحفے

اونی سٹاکنگ

سویٹر

مفلر

جرابیں وغیرہ

کنٹرول قیمت پر خریدیں!

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر پرچھاواں۔ سوکھا۔ سبز۔ پیلے دست۔ قے۔ پسلی کا درد۔ ہچکی۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ "اٹھرا کی گولیاں" ہم سے منگوا کر استعمال کریں جو مندرجہ بالا امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپے فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ محصول ڈاک علاوہ

محمد عبداللہ جان عطاء الرحمٰن

دواخانہ محافظ صحت قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ نومبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایٹلی نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہندوستانیوں کے لئے آزادی حاضر ہے۔ لیکن ان کے باہمی اختلافات حصول آزادی کی راہ میں حائل ہیں۔

لنڈن ۹ نومبر۔ آزاد ہند فوج کے مقدمہ کی کارروائی انگلستان کے اخبارات میں سے صرف نیوز کرانیکل ٹائمز اور ڈیلی ٹیلیگراف میں شائع ہوئی باقی سب اخبارات اس معاملے میں خاموش ہیں۔ البتہ انہوں نے مدراس اور مدورا میں گولی چلنے کے حالات ضرور شائع کئے ہیں۔ ان اخبارات نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آزاد ہندوستانی فوج پر مقدمات محض اس بناء پر چلائے گئے ہیں۔ کہ انہوں نے ان ہندوستانی افسروں پر سختیاں کیں۔ جنہوں نے ملک معظم کے خلاف بغاوت میں حصہ لینے سے انکار کیا تھا۔

لنڈن ۹ نومبر۔ ٹوکیو سے آمدہ اطلاع کے مطابق شہنشاہ جاپان نے جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۴ دسمبر کو بلایا ہے۔ جاپان میں ایک نئی پارٹی بنائی گئی ہے۔ جو جاپان میں جاگیرداری نظام کے خلاف جدوجہد کرے گی۔

ہانگ کانگ ۹ نومبر۔ کل ایک چینی جہاز جو کینٹن سے ہانگ کانگ جا رہا تھا۔ بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ ڈیڑھ ہزار چینی ہلاک ہوگئے۔ جہاز میں ۲ ہزار سپاہی۔ ایک سو شہری اور ۹۰ ملاح تھے۔

لنڈن ۹ نومبر۔ لیفٹیننٹ جنرل سر ایلم کنگھم کو فیلڈ مارشل گورٹ کی جگہ فلسطین کا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

لاہور ۹ نومبر۔ مجلس احرار نے ماتحت مجالس کو سرکلر روانہ کیا ہے۔ کہ وہ عید کے روز مدح صحابہ کے سلسلہ میں لکھنؤ جانے کے لئے تیار رہیں۔

برلن ۸ نومبر۔ پولینڈ میں موت اور بیماری کا بازار گرم ہے۔ ہر مہینے دس ہزار پول تپدق کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ متعدد دیہات کا بالکل صفایا ہو چکا ہے۔

ٹوکیو ۹ نومبر۔ سوویٹ فوج کے ہلکے دستوں نے انتہائی شمالی جاپانی جزائر کے سامنے چھوٹے چھوٹے جزائر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جزیرے مجمع الجزائر کورائل میں شامل ہیں۔

بمبئی ۸ نومبر۔ آج رات ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اور ایک قرارداد میں برطانی حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کی درآمد فی الفور بند کر دی جائے۔ مسٹر جناح نے اپنی تقریر میں امریکہ اور انگلستان کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ مجرمانہ طرز عمل ہے۔ دنیا سے انصاف مفقود ہے۔ دیانتداری ختم ہو چکی ہے۔ اگر فیاضی یا دریادلی ہی مفقود ہے۔ تو مسٹر ٹرومین دس لاکھ یہودیوں کو امریکہ میں کیوں نہیں بساتے۔ انہیں کینیڈا یا آسٹریلیا کیوں نہیں بھیجا جاتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہودیوں کو کسی "وطن" یا نیشنل ہوم کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ تو فلسطین کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

پیرس ۹ نومبر۔ پیرس نیوز ایجنسی نے اپنے نامہ نگار مقیم ماسکو کے حوالہ سے خبر دی ہے۔ کہ مارشل سٹالن بحر اسود کی بندرگاہ سوچی کے نزدیک ایک ہسپتال میں بیمار پڑے ہیں۔ اور ان کی علالت تشویشناک شکل اختیار کر چکی ہے۔ ۲۸ اکتوبر کو روس کے سات بہترین ڈاکٹروں کو سوچی بلایا گیا تھا۔ اور وہ مارشل سٹالن کو جن پر دل کی بیماری کا حملہ ہو گیا تھا۔ دیکھنے وہاں گئے۔ ۴ نومبر کی رات کو بذریعہ فون مولوٹوف کو اطلاع دی گئی۔ کہ سٹالن کی حالت خراب ہو گئی ہے۔ اور ڈاکٹروں نے اسے ماسکو تک سفر کی بھی اجازت نہیں دی۔

لنڈن ۹ نومبر واشنگٹن اور روم میں یادداشتوں کا تبادلہ ہوا ہے۔ اطالوی حکومت نے کہا ہے۔ کہ اسے نہ صرف طرابلس پر بلکہ ایسے سینا پر بھی قبضہ برقرار رکھنے کا حق عطا کیا جائے۔ اس کے بدلے میں اطالوی حکومت نے فرنچ الپائن کا سرحدی علاقہ فرانس کے حوالے کر دینے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے علاوہ اٹلی بحر ایجئین کے جزائر یونان کے حوالے کر دیگا۔

چن کن ۱۰ نومبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ سرکاری فوجوں اور کمیونسٹ عساکر کے درمیان دیوار چین کے قریب زبردست جنگ ہو رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۰ نومبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایٹلی کینیڈا کے رئیس الوزارت مسٹر میکنزی کنگ کے ہمراہ آج یہاں پہنچ گئے۔

پالمبانگ ۹ نومبر۔ سماٹرا میں بھی انتہا پسندوں کی سرگرمی شروع ہو گئی ہے۔ چند برطانوی افسر نظربندوں کو ملک سے نکالنے میں مصروف تھے۔ انتہا پسندوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں ایک برطانوی افسر اور ایک برطانوی ڈاکٹر اور چند سپاہی ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ آج مسٹر الیف ڈیپ کی عدالت میں لالہ کدارناتھ سہگل کی درخواست ضمانت نامنظور کر دی گئی۔ اور آپ کو جیل بھیج دیا گیا۔ لالہ کدارناتھ سہگل کو آزاد ہند فوج کے سلسلے میں ایک مبینہ قابل اعتراض تقریر کی بناء پر ۳۸ ڈیفنس رولز کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ دارالعوام میں امور خارجہ پر بحث کے دوران میں لبرل ممبر مسٹر کلیمنٹ ڈیویز نے کہا۔ کہ کیا کوئی شخص اس امر سے انکار کرے گا۔ کہ صدر ٹرومین کے اعلان کے بعد روس امریکہ سے مختلف صف میں جا چکا ہے۔ اور کہ ایٹم بم کے باعث امریکہ کو انتہائی طاقت حاصل ہو گئی ہے۔ اور باقی ممالک کم درجہ ہو گئے ہیں۔ ایک لیبر ممبر مسٹر گورڈن واکر نے کہا۔ کہ آج دنیا کو ایک بہت بڑے خطرہ کا سامنا ہے۔ اور وہ خطرہ یہ ہے۔ کہ امریکہ کہیں دنیا سے الگ تھلگ رہنے کی پالیسی دوبارہ اختیار نہ کرے۔

میڈرڈ ۱۰ نومبر۔ آج سپین کی خفیہ پولیس نے عین وقت پر سپین کی گورنمنٹ کے تمام وزراء کو گولی سے اڑانے کی ایک خوفناک سازش کا سراغ لگایا ہے۔ پولیس نے سازش کے الزام میں ۱۲ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ سکیم یہ تھی۔ کہ جب رات کو وزراء اجلاس کے اختتام کے بعد واپس آئیں۔ تو راستہ میں ان کی کاروں کو روک لیا جائے۔ اور اس کے بعد وزراء کو گولیوں سے اڑا دیا جائے۔

بٹیویا ۱۰ نومبر۔ جاوا کی ۱۷ ویں جاپانی فوج کے کمانڈر انچیف لیفٹیننٹ جرنل ناگانوکو نیڈونگ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بٹاویہ ۱۰ نومبر۔ الٹی میٹم کی میعاد ختم ہوتے ہی سورابایہ کے اڈے پر برطانی افواج نے خشکی۔ تری اور فضا سے آتشباری شروع کر دی۔ شہر کو انڈونیشنز سے پاک کرنے کا کام ہندوستانی فوج کو سپرد کیا گیا۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ سونا -/۸۲ چاندی -/۱۳۴ پونڈ -/۵۵۔
امرتسر ۱۰ نومبر۔ سونا -/۸۱ چاندی ۱۳۴/- پونڈ -/۵۵

نہایت ہی افسوسناک حادثہ

لاہور ۱۱ نومبر۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے۔ کہ آج خدام الاحمدیہ کے ٹرپ کے موقعہ پر جناب مستری محمد موسیٰ صاحب کے تین پوتے پانی میں ڈوب گئے۔ کافی کوشش کے بعد ان کو نکال کر ہسپتال لے جایا گیا۔ احباب ان کی صحت اور سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

سورابایا ۱۱ نومبر۔ اس شہر کے ½ حصہ سے انڈونیشین کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ انگریزی فوجوں کا ایک سپاہی مارا گیا۔ اور چار گھائل ہوئے۔ یہاں سے انڈونیشین کا آہستہ آہستہ مگر مکمل صفایا کیا جا رہا ہے۔ جاوا میں جو کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس کا کسی اور جزیرہ پر اثر نہیں پڑا۔

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ مسٹر ایٹلی مسٹر ٹرومین اور کینیڈا کے وزیر اعظم میکنزی کنگ میں آج گفتگو ہوئی۔ مسٹر ایٹلی نے ایک تقریر میں کہا۔ دنیا کے تمام ملکوں کو مل کر ایک پالیسی بنانی چاہیئے۔ اس سے سب کو فائدہ ہوگا۔ مسٹر ٹرومین نے اپنی تقریر میں کہا۔ امریکہ کی پالیسی کسی ایک شخص کی پالیسی نہیں بلکہ سارے امریکہ کی ہے۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ اگلے سال برطانیہ سے تین کروڑ پونڈ کی موٹر کاریں دوسرے ممالک کو بھیجی جائینگی۔ برطانیہ کا صرف ایک کارخانہ دس ہزار موٹریں تیار کریگا۔

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ صدر ٹرومین نے انرا کے ڈائرکٹر جنرل کو ایک پیغام میں بتایا۔ کہ امریکہ انرا کو پوری پوری امداد دیگا۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ اتحادی ممالک کی تعلیمی ارگنائزیشن نے ایک مسودہ تیار کر لیا ہے۔ اس کا پہلا بڑا جلسہ مئی ۱۹۴۶ء میں منعقد ہوگا۔

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ کارپوریشن کے ۲۰ ہزار ملازموں کی طرف سے چیف ایگزیکٹو افسر اور سیکرٹری کلکتہ کارپوریشن کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ اگر ان کے مطالبات منظور نہ ہوئے۔ تو وہ ۲۳ نومبر سے سٹرائیک کر دینگے۔ اس نوٹس سے پہلے ملازموں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ کہا گیا۔ کہ کارپوریشن نے لیبر کمشنر کی سفارشات پر غور تک کرنے کی تکلیف نہیں کی۔ کلکتہ ہوڑہ اور لکھنؤ میں ایسٹ انڈیا ریلوے پریس کے ملازموں نے ایک ماہ سے سٹرائیک کی ہوئی ہے۔ آج